مقالات

عہدِ نبویؐ کی چند یادگار تحریریں

از

مولانا قاضی اطہر مبارکپوری سابق اڈیٹر البلاغ، بمبئی

عہدِ نبویؐ میں اگرچہ دیوان الانشاء کا باقاعدہ قیام نہیں ہوا تھا، مگر تمام چھوٹے بڑے اہم معاملات تحریری شکل میں انجام پاتے تھے، اور ان تحریروں کو محفوظ رکھا جاتا تھا، اس کام کیلئے عام کاتبوں کے علاوہ چند مخصوص کاتب مقرر تھے، جو مفوضہ خدمات کو بحسن و خوبی انجام دیتے تھے، جہشیاری نے کتاب الوزراء والکتاب میں "اسماء من ثبت علی کتابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے ان کے نام اور ان سے متعلق شعبۂ کتابت کو تفصیل سے بیان کیا ہے[۱]

عہدِ نبویؐ کی تحریروں کی اہمیت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کاتبوں سے وحی کے علاوہ عہد نامے، صلح نامے، دعوت نامے، قطائع نامے اور اسی طرح کے دوسرے تمسکات املا کراتے تھے، پھر ان کو سن کر ان کی تصدیق و توثیق فرماتے تھے، اس لیے ایسی تمام تحریریں وحی الٰہی کے بعد بڑی اہمیت رکھتی ہیں، اور ان کے مستند و معتبر ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ان کی صحت و اہمیت کا اندازہ امام محمد بن سیرین متوفی سنہ ۱۱۰ھ کے اس قول سے ہوتا ہے:

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا كِتَابًا لَاتَّخَذْتُ ... اگر میں احادیث کو کتابی شکل میں جمع

---

[۱] کتاب الوزراء والکتاب: ورق ۷ (طبع ویانا)

رسائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم[1]	کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط و رسائل کو ضرور جمع کرتا۔

امام ابن سیرینؒ حفظ حدیث کے مقابلہ میں کتابت حدیث کے حق میں نہیں تھے' ان تحریروں میں بہت سی بعد میں کئی صدیوں تک محفوظ و موجود رہیں، اور جب احادیث اور سیر و مغازی کی تدوین کا دور آیا تو ان سے کام لیا گیا، بلکہ آج تک ایسی تحریریں موجود ہیں، خاص طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی مکتوبات مختلف مقامات میں محفوظ ہیں، اس وقت ہم عہد نبویؐ کی چند ایسی یادگار تحریروں کی نشان دہی کر رہے ہیں جو مختلف قبائل اور افراد کے پاس خاندان در خاندان محفوظ رہیں، اور احادیث کی تدوین، خاص طور سے سیر و مغازی کی تدوین کے لیے ابتدائی تحریری سرمایہ میں بڑی اہم ثابت ہوئیں۔

امام ابو جعفر باقرؒ کے پاس صحیفۂ نبویؐ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے ابو جعفر محمد الباقرؒ متوفی ۱۱۸ھ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحیفہ تھا جو آپ کی تلوار کے قبضہ میں پایا گیا تھا، وہ کہتے ہیں:

وُجِدَ فِی قَائِمِ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَحِیْفَۃٌ فِیْھَا مَکْتُوْبٌ[2] الخ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ میں ایک صحیفہ پایا گیا جس میں لکھا تھا کہ الخ

دعوتی مکتوب عمیر ذو مرّان کے نام

مغازی کے مشہور عالم مجالد بن سعید بن عمیر ہمدانی کوفی متوفی ۱۴۴ھ کے دادا عمیر ذو مرّان ہمدانی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتی مکتوب روانہ فرمایا تھا، جو قبیلۂ بنو ہمدان میں محفوظ تھا، اور مجالد بن سعید نے اس کی زیارت

---

[1] طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۱۹۴ (بیروت) [2] جامع بیان العلم ج ۱ ص ۷۱۔

کی تھی، ان کا بیان ہے:

کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جدی عندنا۔[1]	میرے دادا کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب ہمارے پاس موجود ہے'

عامر بن ہلال تمیمی کے نام نامۂ مبارک

قبیلہ بنو عیسیٰ بن جیب کے ایک سردار ابو سیارہ عامر بن ہلال تمیمی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامۂ مبارک بھیجا، جو ان کے خاندان میں موجود تھا، ابن ابی حاتم کا بیان ہے:

والکتاب عند بنی عمہ المتعیین[2]	یہ مکتوب عامر بن ہلال کے چچا کے لڑکوں کے پاس بنو متعیین میں موجود ہے۔

جابر بن ظالم طائی کے نام ایک تحریر

قبیلہ بنو طے کے جابر بن ظالم خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک تحریر عنایت فرمائی جو ان کے خاندان میں محفوظ تھی،

وکتب لہ کتابا ھو عند اھلہ بالجبلین[3]	آپ نے ان کے لیے ایک تحریر لکھی، جو بنو طے کے پاس اجار اور سلمیٰ دونوں پہاڑوں میں موجود ہے۔

ابن حجر اور سمعانی نے بھی اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

وفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکتب لہ کتابا فھو عندھم[4]	جابر بن ظالم خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک تحریر دی جو ان کے خاندان میں موجود ہے۔

---

[1] المعارف ابن قتیبہ ص ۳۴۴ [2] کتاب الجرح والتعدیل ج ۳ ق ۱ ص ۳۲۸ [3] طبقات ابن سعد ج ۱ (۲) ص ۲۰۰۔
[4] اصابہ ج ۶ ص ۳۲۱ و الانساب ج ۹ ص ۳۹۹۔

سعیر بن عداء قریعی کے نام مکتوب

سعیر بن عداء قریعی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکتوب بھیجا تھا، یہ مکتوب ان کی اولاد نے بحفاظت رکھا، عبداللہ بن یحییٰ بن سلیمان نے اس کو دیکھا تھا، ان کا بیان ہے:

ارانی ابن لسعیر بن عداء	سعیر بن عداء کے لڑکے نے مجھے رسول اللہ
کتابا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1]	صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب دکھایا۔

قبیلہ بنی عقیل کے نام ایک تحریر

قبیلہ بنی عقیل بن کعب کے تین افراد ربیع بن معاویہؓ، مطرف بن عبداللہؓ اور انسؓ بن قیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسلام لائے اور اپنے قبیلہ کی طرف سے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی، آپ نے ان کو بنی عقیل کا علاقہ عقیق عطا فرمایا، اور اس کے لیے سرخ چمڑے پر ایک تحریر لکھ دی:

فکان الکتاب فی ید مطرف[2]	یہ مکتوب مطرف بن عبداللہ کے پاس تھا،

اس مکتوب کا پورا متن طبقات ابن سعد میں منقول ہے۔

ایک بدوی کے نام ایک تحریر

جہضم بن ضحاک کا بیان ہے کہ مجھ کو بادیہ میں ایک شخص ملا، اس نے بتایا کہ میں نے بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نہایت حسین و جمیل تھے، پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر دکھائی جو اس کے چچا کی جاگیر سے متعلق تھی:

فاخرج الینا کتابا فاذا	اس نے ہمارے سامنے ایک مکتوب
فیہ ھذا ما قطع النبی	پیش کیا جس میں تھا کہ یہ جاگیر اس کے
صلی اللہ علیہ وسلم فلان	چچا فلاں بن فلاں کو رسول اللہ صلی اللہ
بن فلان یعنی عمہ[3]	علیہ وسلم نے عنایت کی ہے۔

[1] طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۸۲ [2] ایضاً ص ۳۰۲ [3] تاریخ کبیر ج ۱ قسم ۱ ص ۳۳۲۔

رقاد بن عمرو کے نام ایک تحریر

قبیلہ جعد بن کعب سے رقاد بن عمرو خدمت نبویؐ میں آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقام فلج میں ایک جاگیر عطا فرما کر اس کے بارے میں تحریر لکھ دی، جو ان کے خاندان میں محفوظ تھی:

واعطاہ رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
علیہ وسلم بالفلج ضیعۃ	مقام فلج میں ایک جائداد دے کر
وکتب لہ کتابا، وھو	ایک تحریر دے دی، جو قبیلہ جعد بن
عندھم[1]	کعب کے پاس موجود ہے۔

بنی زہیر بن اقیش کے نام مکتوب

قبیلہ عکل کی شاخ بنی زہیر بن اقیش سے نمر بن تولب شاعر نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ذریعہ بنو زہیر بن اقیش کو ایک مکتوب روانہ فرمایا جو اس قبیلہ کے پاس موجود تھا، ابوالعلاء یزید ابن عبداللہ بن شخیر بصری متوفی ۱۰۸ھ کا بیان ہے:

اتانا رجل من عکل ومعہ	ہمارے یہاں قبیلہ عکل کا ایک شخص آیا
کتاب من رسول اللہ	جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم فی	کا ایک مکتوب چمڑے کے ٹکڑے میں
قطعۃ جراب کتبہ لھم	تھا جس کو آپؐ نے بنو زہیر بن اقیش کیلئے
من محمد رسول اللہ الی بنی	یوں لکھا تھا: محمد رسول اللہ کی طرف سے
زھیر بن اقیش الخ[2]	بنی زہیر بن اقیش کے نام الخ

بنی زہیر بن اقیش کے اس مکتوب نبویؐ کا ذکر متعدد کتابوں میں معمولی فرق کے ساتھ موجود ہے،

[1] طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۳۰۲ [2] ایضاً ج ۷ ص ۳۹۔

المنتقیٰ لابن جارود اور جمع الفوائد میں یزید بن عبداللہ بن شخیر کا بیان ہے کہ ہم لوگ بصرہ کے مقام مربد میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے، ہمارے پاس ایک اعرابی آیا جس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر ہے، میں نے یہ تحریر لے کر اپنے ساتھیوں کو سنایا، اس کی ابتدا یوں تھی:

بسم الله الرحمٰن الرحیم، هٰذا	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ تحریر محمد
کتاب من محمد رسول الله لبنی	رسول اللہ کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش
زهیر بن اقیش الخ	کے لیے ہے، الخ

ہم نے اس اعرابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے کو کہا، تو اس نے ایک حدیث بیان کی، میں نے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس نے کہا کہ کیا تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بولوں گا؟ یہ کہکر وہ ہمارے ہاتھ سے مکتوب لے کر چلا گیا۔[1]

اور ابو عبید قاسم بن سلّام نے کتاب الاموال میں یزید بن عبداللہ بن شخیر سے یوں روایت کی ہے کہ ہم لوگ مقام مربد میں تھے، مطرف بھی ہمارے ساتھ تھے، ایک اعرابی آیا جس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے ہم سے پوچھا کہ تم لوگوں میں کوئی پڑھا جانتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! تو اس نے وہ ٹکڑا ہم کو دیا جس میں لکھا ہوا تھا:

بسم الله الرحمٰن الرحیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
من محمد رسول الله صلی الله	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
علیه وسلم لبنی زهیر بن اقیش	سے عکل کے بنی زہیر بن اقیش کے لیے

[1] المنتقیٰ لابن جارود ص ۳۷۰، جمع الفوائد ج ۲ ص ۲۰۔

من عکل، انکم ان شهدتم	اگر تم لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دو گے اور
ان لا اله الا الله واقمتم	نماز پڑھو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے اور
الصلوٰة، وآتیتم الزکوٰة، و	مشرکوں سے ترک تعلق کر لو گے، اور
فارقتم المشرکین واعطیتم	مال غنیمت میں سے خمس اور رسول اللہ
من المغانم الخمس وسهم	صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص حصہ دو گے
النبیّ صلی الله علیه وسلّم والصّفی	تو اللہ و رسول کی طرف سے امن و امان
اوقال وصفیة فانتم آمنون	میں رہو گے۔
بامان الله ورسوله۔[1]	...

عدّاء بن خالد کے نام تحریر: عدّاء بن خالد بن ہوذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے ان کو پانی کا ایک چشمہ جاگیر میں دے کر اس کی ملکیت و تولیت کے بارے میں تحریری ثبوت دیا، جس کو وہ بحفاظت رکھتے تھے، اور اُدھر سے گذرنے والوں کو اس کی زیارت کراتے تھے، عبدالمجید بن ابو یزید وہب کا بیان ہے کہ میں اور حجر بن ابو نصر مکہ مکرمہ کے ارادہ سے نکلے، راستہ میں زُخیخ نامی ایک چشمہ پر پہونچے تو معلوم ہوا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والے ایک بزرگ ہیں، ہم نے جا کر ان سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا، اور آپ کی تحریر دکھائی، ابن سعد نے لکھا ہے:

فقال نعم! وکتب لی بهٰذا	انھوں نے یہ کہہ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ
الماء، قال: فاخرج جلدة	علیہ وسلم نے اس چشمہ کے متعلق یہ لکھا ہے

[1] کتاب الاموال ص ۱۱ - ۱۲۔

فیہا کتاب رسول اللہ صلی	ایک کھال نکالی جس میں رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم[1]	صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر تھی۔

عباس سلمی کے نام تحریر عباس سلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام دثینہ میں ایک کنواں جاگیر میں طلب کیا، آپ نے ان کی خواہش پوری کر کے ایک تحریر دے دی جو ان کے پوتے نائل بن مطرف کے پاس محفوظ تھی، وہ مقام دثینہ میں قیام پذیر اور وہاں کے باشندوں کے امیر تھے، ابوالازہر نے اس تحریر کی زیارت کی تھی، ان کا بیان ہے:

فاخرج الی حقۃ فیہا کراع	نائل بن مطرف نے ہمارے سامنے
من ادم احمر فکان فیہ	ایک ڈبہ نکالا جس میں سرخ چمڑے پر
ما اقطعہ[2]	اس جاگیر کے بارے میں تحریر تھی۔

بنی شیبان کے ایک شخص کے نام تحریر قبیلہ بنی شیبان کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے حیرہ کے حاکم بقیلہ کی صاحبزادی کے بارے میں ایک تحریر عنایت فرمادیں، آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ حیرہ پر فتح دے گا؟ اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، حیرہ کو ہم فتح کریں گے، اس کے بعد آپ نے سرخ چمڑے پر ایک تحریر دے دی جس کو اس شیبانی صحابی نے بحفاظت اپنے پاس رکھا اور جب عہد صدیقی میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی شامی فتوحات کے سلسلہ میں اہل حیرہ سے صلح ہوئی جس میں وہ شیبانی صحابی بھی شریک تھے تو انھوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو وہ تحریر دکھائی اور حاکم حیرہ بقیلہ کی صاحبزادی ان کو مل گئی، کتاب الاموال میں ہے:

فجاء الشیبانی بکتاب رسول اللہ	وہ شیبانی خالد بن ولید کے پاس

[1] طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۵۲ [2] ایضاً ج ۷ ص ۷۶۔

صلی اللہ علیہ وسلم الی خالد	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب
بن ولید، فلما اخذہ قبلہ ثم	لائے، خالد بن ولیدؓ نے اس کو لے کر
قال دونکہا الخ[1]	بوسہ دیا اور کہا کہ تم بقیلہ کی بیٹی کو لے لو۔

ہلال بن حارث مزنی کے نام مکتوب ہلال بن حارث مزنیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قطعۂ زمین جاگیر میں دے کر تحریر لکھ دی، بعد میں ان کی اولاد نے وہ زمین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے ہاتھ فروخت کردی، اس میں دو عدد دکانیں تھیں، ہلال بن حارث کی اولاد نے کہا کہ ہم نے زمین فروخت کی ہے، دکانیں فروخت نہیں کی ہیں، اس کے بعد راوی کا بیان ہے کہ:

وجاءوا بکتاب القطعۃ التی	ہلال بن حارث کی اولاد رسول اللہ
قطعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ	صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب لائی، جو
وسلم لابیہم فی جریدۃ	ان کے باپ کے نام ایک شاخ پر
قال فجعل عمر یمسحہا	تھا، عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کو بار بار
علی عینیہ، وقال لقیمہ	اپنی دونوں آنکھوں سے لگایا اور اپنے
انظر ما استخرجت منہا	کارندے سے کہا کہ تم دیکھو اس جاگیر
وما انفقت علیہا فقاضہم	سے کتنی آمدنی ہوئی ہے اور اس پر کتنا
بالنفقۃ و رد علیہم	خرچ ہوا ہے، خرچہ کا حساب کر کے
الفضل۔[2]	فاضل آمدنی ان کو لوٹا دو۔

بسر بن سفیان خزاعی کے نام مکتوب بسر بن سفیان خزاعیؓ اپنے قبیلہ کے سردار تھے، سنہ ۶ھ میں

[1] کتاب الاموال ص ۱۸۲۔ [2] ایضاً ص ۳۳۸۔

مسلمان ہوئے، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک تحریر دی جو ان کے خاندان میں مدتوں محفوظ رہی، زکریا ابن ابوزائدہ کا بیان ہے کہ میں ابو اسحاق سبیعی کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جا رہا تھا، بنو خزاعہ کا ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ ہو گیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مکتوب ہمارے سامنے پیش کیا جو بنو خزاعہ کے نام تھا اسکی ابتدا یوں تھی:

بسم الله الرحمن الرحيم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ
من محمد رسول الله الى	کی طرف سے بدیل بن ورقاء اور بسر
بديل بن ورقاء و بسر و سروات	اور بنی عمرو کے سرداروں کے نام
بني عمرو۔[1]	

دومۃ الجندل کے باشندوں کے نام مکتوب

دومۃ الجندل کے باشندوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستاویز عنایت فرمائی تھی، جو تیسری صدی تک ان کے پاس محفوظ تھی، ابو عبید قاسم ابن سلام متوفی ۲۲۴ھ نے اس کی زیارت کی تھی، اور اسے اپنی کتاب الاموال میں حرف بحرف نقل کیا ہے، انھوں نے لکھا ہے کہ:

قال ابو عبيد : اما هذا	میں نے اس مکتوب کا اصل نسخہ پڑھا ہے
الكتاب فانا قرأت نسخته	دومۃ الجندل کا ایک بڈھا آدمی میرے
واتاني به شيخ هناك مكتوبا	پاس اس کو لایا تھا، سفید چمڑے پر لکھا
في قضيم صحيفة بيضاء فنسخته	ہوا تھا، اور میں نے اس کو حرف بحرف
حرفا بحرف، فاذا فيه الخ[2]	نقل کر لیا، اس میں تھا کہ الخ

[1] تاریخ کبیر ج ۱، قسم ۱ ص ۲۷۶، اصابہ ج ۱ ص ۱۵۴ [2] کتاب الاموال ص ۱۹۴ تا ۱۹۵۔

ایلہ، اذرح اور مقنا والوں کے نام ایک تحریر

۹ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کے علاقے ایلہ، اذرح، مقنا اور جرباء کی طرف توجہ فرمائی، اور انکے باشندوں سے صلح کر کے تحریر دے دی، اہل مقنا کی یہ تحریر تیسری صدی میں ابو الحسن بلاذری متوفی ۲۷۹ھ کے ایک معاصر عالم نے دیکھی تھی اور ان کی روایت سے بلاذری نے فتوح البلدان میں نقل کی، ان کا بیان ہے:

واخبرني بعض اهل مصر انه	مصر کے بعض اہل علم نے مجھے بتایا
رأى كتابهم بعينه في جلد احمر	کہ انھوں نے اہل مقنا کے بارے میں
دارس الخط، فنسخه واملى	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تحریر
علي، نسخته بسم الله	دیکھی ہے، جو سرخ چمڑے پر تھی، اس کا
الرحمن الرحيم من	خط مٹا ہوا تھا، انھوں نے اس کو نقل
محمد رسول الله الى	کر لیا اور مجھے دکھایا جو اس طرح ہے
ابن حبيبة، واهل	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، محمد رسول اللہ
مقنا۔[1]	کی طرف سے ابن حبیبہ اور اہل مقنا
	کے نام الخ۔

اہل نجران کے نام مکتوب

نجران کے عیسائی وفد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلح نامہ عنایت فرمایا تھا، یہ ان کے پاس مدتوں محفوظ رہا، اور وہ بار بار اس سے کام لیتے تھے، حسن بن صالح متوفی ۱۶۹ھ نے اس کو بچشم خود دیکھا تھا، اور ان کی روایت سے ان کے شاگرد کتاب الخراج کے مصنف یحییٰ ابن آدم قرشیؒ متوفی ۲۰۳ھ نے اس کا ذکر کیا ہے، بلاذری نے لکھا ہے:

[1] فتوح البلدان ص ۷۱۔

يحيىٰ بن آدم قال، اخذت نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل نجران من كتاب رجل عن الحسن بن صالح رحمه الله، وهى بسم الله الرحمٰن الرحيم، هٰذا ما كتب النبى رسول الله محمد للنجران الخ

یحییٰ بن آدم نے کہا ہے کہ نجران والوں کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کا نسخہ میں نے ایک آدمی کی کتاب سے لیا ہے، جس کو اس نے حسن بن صالح سے روایت کیا ہے، وہ اس طرح ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ کی یہ تحریر اہل نجران کے لیے ہے الخ۔

اس کے بعد خود یحییٰ بن آدم کا بیان نقل کیا ہے:

قال يحيىٰ بن آدم: وقد رأيت كتابًا فى ايدى النجرانيين كانت نسخته شبيهة بهذه النسخة، وفى اسفله "وكتب على بن ابى طالب" ولا ادرى ما اقول فيه[1]

میں نے نجرانیوں کے ہاتھ میں ایک مکتوب دیکھا ہے جس کا نسخہ اسی نسخہ کے مشابہ تھا، اور اس کے نیچے "کتب علی بن ابی طالب" لکھا تھا، میں نہیں سمجھتا کہ اس مکتوب کے بارے میں کیا کہوں۔

خلافت فاروقی میں اہل نجران نے شرائط صلح کی خلاف ورزی کرکے آپس میں سودی لین دین شروع کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان کو نجران سے جلاوطن کرکے کوفہ کے قریب مقام نجرانیہ میں بھیج دیا، اور ایک تحریر دے دی، حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں اہل نجران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کی تحریریں لے کر ان کے پاس آئے، حضرت عثمانؓ نے امیر کوفہ

[1] فتوح البلدان ص ۷۶۔

ولید بن عقبہ ابن ابو معیط کو لکھا کہ اہل نجران نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کی تحریریں مجھے دکھائی ہیں، تم ان کے معاملات کی تحقیق کرو۔

حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں نجرانیوں نے حضرت عمرؓ کے حکم کے خلاف ان سے ایک تحریر چاہی تو حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ حضرت عمرؓ معاملہ فہم تھے، میں ان کے خلاف نہیں کرنا چاہتا[1]

قاضی ابو یوسفؒ نے بھی کتاب الخراج میں یہ واقعات بیان کیے ہیں اور لکھا ہے:

وأتى اسقف نجران عليًا رضى الله عنه ومعه كتاب فى اديم احمر

حضرت علیؓ کے پاس نجران کا راہب سرخ چمڑے پر ایک مکتوب لے کر آیا۔

اور حضرت علیؓ نے اہل نجران سے فرمایا:

انكم اتيتمونى بكتاب من نبى الله صلى الله عليه وسلم فيه شرط على انفسكم[2]

تم لوگ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب لے کر آئے ہو، جس میں تم پر شرط عائد کی گئی ہے۔

معاذ بن جبلؓ کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا، تو انھیں ایک تحریر دی، جس میں عشر کے بارے میں تفصیل درج تھی، یہ تحریر مشہور تابعی و فقیہ موسیٰ بن طلحہ قرشی مدنیؒ نزیل کوفہ متوفی ۱۰۳ھ کے پاس محفوظ تھی، قاضی ابو یوسف کا بیان ہے کہ موسیٰ بن طلحہؓ صرف گندم، جو، انگور اور کشمش میں عشر کے قائل تھے، ان کا کہنا تھا کہ

قال عندنا كتاب كتبه

ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

[1] فتوح البلدان ص ۷۸۔ [2] کتاب الخراج ص ۸۸ تا ۸۹۔

النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم	مکتوب ہے جس کو آپ نے حضرت
لمعاذ، او قال نسخة، او	معاذؓ کے لیے لکھا تھا، یا یہ کہا کہ اس
وجدت نسخته هكذا[1]	نسخہ میں میں نے ایسا ہی پایا ہے۔

بلاذری نے بھی اس کا ذکر کیا ہے:

قال قرأت كتاب	موسیٰ بن طلحہ نے کہا ہے کہ میں نے
معاذ بن جبل حين	معاذ بن جبلؓ کے نام رسول اللہ صلی اللہ
بعثه رسول الله صلى	علیہ وسلم کا وہ مکتوب پڑھا ہے، جس کو
الله عليه وسلم الى اليمن	آپؐ نے ان کو یمن بھیجنے کے وقت
فكان فيه[2] الخ۔	لکھا تھا۔

<u>اہل طائف کے نام تحریر</u>: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو جو تحریر دی تھی، وہ آٹھویں صدی تک وہاں محفوظ تھی، حتیٰ کہ ۸۱۳ھ میں امیر مکہ قتادہ بن ادریس نے طائف پر حملہ کیا، اور اس کی فوجوں کی لوٹ مار میں یہ تحریر ضایع ہوگئی، تقی الدین فاسی مکی نے لکھا ہے:

انّ فی هذه الواقعة فقد	جب قتادہ کی فوجوں نے شہر میں لوٹ
كتاب النبيؐ صلى الله عليه وسلم	مچائی تو اس حادثہ میں اہل طائف کیلیے
لاهل الطائف لما نهب جيش	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب
قتادة البلاد۔	گم ہوگیا۔

نیز تمیم بن حمد ابن ثقفی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فقد الكتاب فی جملة ما	دیگر چیزوں کے ساتھ یہ مکتوب بھی

[1] کتاب الخراج ص ۴۴ [2] فتوح البلدان ص ۸۳ و ۸۴۔

ما فقدناه، وهو كان عند	ضائع ہوگیا، میرے والد اپنے قبیلہ
أبي لكونه شيخ قبيلته[1]	ثقیف کے سردار تھے، یہ مکتوب ان ہی
	کے پاس تھا۔

<u>تمیم داری کے نام تحریر</u>: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری اور ان کے بھائی نعیم بن اوس داری کو ملک شام میں جبری اور بیت عینون کی ہمیشگی جاگیر عطا فرمائی، اور ان کو اس کے بارے میں ایک تحریر دے دی جس کو انھوں نے محفوظ رکھا، جب عہد فاروقی میں ملک شام فتح ہوا تو تمیم داری وہ تحریر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آئے، آپ نے اس کی تصدیق کر کے وہ جاگیر دے دی۔

ابو عبید قاسم بن سلاّم کا بیان ہے:

فلمّا استخلف عمر الظهر	جب حضرت عمرؓ اپنے دور خلافت
على الشام، جاء تميم الداری	میں ملک شام پر قابض ہوئے تو
بكتاب النبيّ صلى الله عليه	تمیم داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم، فقال عمر انا شاهد	کی تحریر لے کر آئے، حضرت عمرؓ نے
ذلك، فاعطاها	اس کو دیکھ کر کہا کہ ہاں میں اس کا گواہ ہوں
اياه[2]	اور وہ جاگیر ان کو دے دی۔

خلیفہ ہشام بن عبدالملک اس علاقہ سے بہت احترام و احتیاط کے ساتھ گذرتا تھا، اور کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ جاگیر سے گذرتے ہوئے ڈر رہا ہوں، ابن درید نے کتاب الاشتقاق میں تمیم داری کی جاگیر اور مکتوب نبویؐ کا ذکر کیا ہے،

[1] العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین ج ۷ ص ۴۴۶۔ [2] کتاب الاموال ص ۲۸۴۔

اور اس کے حاشیہ میں ابن شحنہ کے پوتے محمد بن عمر کا بیان درج ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمیم داری کی اولاد میں یہ منشور نبوی موجود تھا، جس میں حبری اور بیت عینون کی جاگیر کا عطیہ درج ہے، اس کو مقامی لوگ "انطار" کہتے ہیں، کیونکہ اس کی ابتدار ھذا ما اعطی محمد ابن عبد اللہ الخ سے ہے، یہ مکتوب ہرن کی کھال میں بخط کوفی حضرت علی رضی کے ہاتھ کا ہے، اس خاندان میں ایک عالم تقی الدین بہت صاحب علم و ادب اور بڑی سمجھ بوجھ کے تھے، سلطان مراد کے دور سلطنت میں ان کو سلطانی دربار میں باریابی ہوئی تو انھوں نے یہ مکتوب نبوی شاہی خزانہ کو ہدیہ کر دیا، اور اس کے بدلہ مصر میں عہدۂ قضا پایا، اسی دوران شیخ تقی الدین حلب سے گذرتے ہوئے میرے والد سے ملے تو انھوں نے کہا کہ تم نے بڑی غلطی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب کو جہنم کے ایک ٹکڑے کے عوض فروخت کر دیا ہے،[1]

ایک جعلی تحریر یہودیوں کے بارے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار تحریروں کے سلسلہ میں یہ حکایت دلچسپ ہے کہ پانچویں صدی میں بغداد کے وزیر ابو القاسم بن مسلمہ کو ایک یہودی نے ایک قدیم تحریر دی، اور دعویٰ کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر ہے، جس میں اہل خیبر سے جزیہ ساقط کیا گیا ہے، وزیر موصوف نے یہ تحریر تحقیق کے لیے امام ابو بکر خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ کو دکھائی، انھوں نے بتایا کہ یہ تحریر سراسر جعلی اور جھوٹی ہے، اس میں معاویہ ابن ابوسفیان کی شہادت ہے، جو غزوۂ خیبر کے بہت بعد فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے، اسی طرح اس میں سعد بن معاذ کی شہادت ہے، حالانکہ ان کی وفات اس سے پہلے غزوۂ خندق کے موقع پر ہوئی[2]

وفود عرب کی تحریریں

سیر و مغازی کی ابتدائی تحریری ماخذوں میں عہد نبوی کی وہ تحریریں بھی

[1] کتاب الاشتقاق اور اس کا حاشیہ ص ۳۷۷ [2] المنتظم ج ۸ ص ۲۶۵۔

بڑی اہم اور مستند ہیں جو عرب کے مختلف قبائل اور دور دراز مقامات سے خدمت نبوی میں آنے والے وفود کے پاس محفوظ تھیں، اور جب اس فن کی تدوین کا دور آیا تو ان سے کام لیا گیا، ابن سعد نے ستر سے زائد وفود کا تذکرہ کیا ہے جو اپنے قبائل کے نمایندے اور ترجمان کی حیثیت سے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے، ان کے ارکان کی تعداد بعض اوقات چار سو یا اس سے زائد ہوتی تھی، قبائل اپنے وفود کی روانگی کے لیے بڑا اہتمام کرتے تھے، اس کیلئے شیوخ و سردار، اعیان و اشراف، شعراء و خطباء اور باشعور افراد کا انتخاب ہوتا تھا، ان سب کے نام لکھے جاتے تھے اور ارکان وفد اپنے روایتی اور قبائلی لباس و ہیئت میں سج دھج کر مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے تھے، یہاں ان کی حیثیت کے مطابق قیام و طعام کا انتظام کیا جاتا تھا، اور انکا احترام و اجلال کیا جاتا تھا اور وہ کچھ دنوں خدمت نبوی میں رہ کر قرآن اور ضروریات دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے، واپسی پر عربی روایت کے مطابق ارکان وفد کو گراں قدر عطیات سے نوازا جاتا تھا اور بنیادی امور کے لیے تحریر دی جاتی تھی۔

واپسی کے بعد قبائل اپنے وفد کی پوری تفصیل لکھتے تھے، جس میں ارکان وفد کے نام اور خدمت نبوی میں حاضری وغیرہ کا تذکرہ ہوتا تھا، ایسی تحریری روداوں اور یادداشتوں کو یادگار کے طور پر محفوظ رکھا جاتا تھا، دو ایک مثالیں ملاحظہ ہوں:

وفد بنی سلامان کی تحریر

شوال سنہ ۱۰ھ میں قبیلہ بنی سلامان بن سعد کا ایک وفد سات افراد پر مشتمل خدمت نبوی میں حاضر ہوا، رملہ بنت حارث کے مکان میں اس کے قیام کا انتظام کیا گیا، ارکان وفد میں حبیب بن عمرو سلامانی بھی تھے، ان کی زبانی اس وفد کی پوری تفصیل تحریری شکل میں محفوظ تھی، محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابو حثمہ کا بیان ہے:

وجدت فی کتب ابی ان حبیب	میں نے اپنے والد کی کتابوں میں یہ لکھا ہوا

عربی	اردو
بن عمرو السلامانی کان	پایا ہے کہ حبیب بن عمرو سلامانی بیان کرتے
یحدث قال: قدمنا وفد	تھے کہ ہم وفد سلامان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلامان علی رسول اللہ صلی	وسلم کے پاس گئے، ہم سات نفر تھے، ہم نے
اللہ علیہ وسلم ونحن سبعة،	دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے
فصادفنا رسول اللہ صلی اللہ	نکل کر ایک جنازہ کے لیے جارہے ہیں،
علیہ وسلم خارجًا من المسجد	جس میں آپ کو بلایا گیا تھا، ہم نے کہا السلام
الیٰ جنازة دعی الیها، فقلنا	علیک یا رسول اللہ! آپ نے سلام کا
السلام علیك یا رسول اللہ؛ فقال	جواب دے کر دریافت فرمایا کہ تم لوگ
وعلیکم، من انتم؟ قلنا نحن من	کون ہو؟ ہم نے بتایا کہ ہم لوگ قبیلہ سلامان
سلامان قدمنا لنبایعك علی	سے ہیں، آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ
الاسلام ونحن علی مَن وراءنا	آپ سے اسلام پر بیعت کریں، ہم اپنے
من قومنا، فالتفت الیٰ ثوبان	قبیلہ کی طرف سے ذمہ دار بن کر آئے ہیں،
غلامه، فقال: انزل هولاء	یہ سن کر آپ نے اپنے غلام ثوبان سے
الوفد حیث ینزل الوفد	فرمایا کہ جہاں وفود اترتے ہیں وہیں اس
فلما صلی الظهر جلس بین	وفد کو اتارو، اور جب آپ ظہر کی نماز پڑھ کے
المنبر وبیته فتقدمنا الیه	منبر اور اپنے مکان کے درمیان بیٹھے
فسألناه عن امر الصلاة، و	تو ہم نے آگے بڑھ کر آپ سے نماز،
شرائع الاسلام وعن الرقی و	اور اسلامی احکام اور منتر کے بارے میں
اسلمنا، واعطی کل رجل منا	سوالات کیے، اور اسلام قبول کر لیا،

عربی	اردو
خمس اواق، ورجعنا	آپ نے ہم میں سے ہر شخص کو پانچ پانچ
الی بلادنا، وذلك فی	اوقیہ سونا عطا فرمایا، اور ہم اپنے وطن
شوال سنة عشر[1]	واپس ہوگئے، یہ واقعہ شوال ۱۰ھ
...	کا ہے۔

وفد بنی عذرہ کی تحریر صفر ۹ھ میں قبیلۂ عذرہ کا ایک وفد، جو بارہ[12] افراد پر مشتمل تھا، خدمت نبوی میں آیا، جس کی تفصیل قبیلہ عذرہ کے یہاں کتابی شکل میں موجود تھی، ابو عمرو بن حریث عذری نے اپنے قبیلہ میں یہ کتاب دیکھی تھی، ان کے والد نے اس کو محفوظ رکھا تھا، ان کا بیان ہے:

عربی	اردو
وجدت فی کتاب آبائی،	میں نے خاندانی کتاب میں دیکھا ہے
قالوا: قدم علی رسول اللہ صلی	کہ ارکان وفد نے بیان کیا ہے کہ
اللہ علیہ وسلم فی صفر سنة	صفر ۹ھ میں بارہ[12] افراد پر مشتمل
تسع وفدنا اثناعشر رجلا،	ہمارا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیهم حمزة بن النعمان	کے پاس گیا، ان میں حمزہ بن نعمان
العذری وسلیم وسعد ابنا	عذری اور سلیم بن مالک اور سعد بن
مالك ومالك بن ابی رباح	مالک اور مالک بن ابو رباح
فنزلوا دار رملة بنت	بھی تھے، یہ لوگ رملہ بنت حارث
الحارث النجاریة، ثم	نجاریہ کے مکان میں اترے، اور
جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

[1] طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۳۳۲ و ۳۳۳ و اصابہ ج ۱ ص ۳۲۲۔

فسلّموا بسلام اهل الجاهلية وقالوا: نحن اخوة قصيّ لامّه، ونحن الذين ازاحوا خزاعة وبني بكر عن مكة، ولنا قرابات وارحام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبًا بكم و اهلاً، ما اعرفني بكم، ما منعكم من تحية الاسلام، قالوا قدمنا مرتادين لقومنا وسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن اشياء من امر دينهم فاجابهم فيها واسلموا واقاموا اياما ثم انصرفوا الى اهليهم فأمر لهم بجوائز كما كان يجيز الوفد وكسا احدهم بُردًا[1]

آکر جاہلیت کے طریقہ پر سلام کیا، اور کہا کہ ہم لوگ قصیّ کے اخیافی بھائی ہیں، ہم نے خزاعہ اور بنو بکر کو مکہ سے نکالا ہے، اور آپ سے ہماری قرابتیں اور خاندانی تعلقات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحبا کہہ کر ان کا استقبال کیا اور فرمایا کہ تم لوگوں نے بہت اچھے انداز میں اپنا تعارف کرایا ہے، تم لوگوں نے اسلام کا سلام کیوں نہیں کیا؟ ارکانِ وفد نے کہا کہ ہم اپنی قوم کے نمائندے بن کر آئے ہیں، اور پھر انھوں نے رسول اللہ سے اپنے دین کے بارے میں سوالات کیے اور آپ نے انکے جوابات دیئے اسکے بعد وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور چند دن قیام کرکے وطن واپس ہونے لگے تو رسول اللہ نے حسب عادت انکو عطیات سے نوازا، اور ان میں سے ایک شخص کو چادر عنایت فرمائی۔

وثائق نبویہ کا پورا ذخیرہ احادیث اور سیر و مغازی کی کتابوں میں محفوظ ہے، یہاں چند ایسے خطبات اور رسائل اور مکاتیب کا ذکر کیا گیا ہے جو بطور یادگار کسی عہد تک محفوظ رہے، تحقیق و تلاش کے بعد اس قسم کی عہد نبویؐ کی مزید یادگار تحریریں جمع کی جا سکتی ہیں۔

---

[1] طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۳۳۱ و ۳۳۲۔